130116 ـ كيا ماں اپنے خاوند سے بچوں كى رضاعت كى اجرت طلب كر سكتى ہے ؟

سوال

اگر بيوى اپنے خاوند كے بچوں كو دودھ پلاتى ہو تو كيا وہ خاوند سے مالى معاوضہ طلب كر سكتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بعض علماء كہتے ہيں كہ اگر بيوى خاوند سے پيدا شدہ اپنے بچوں كو دودھ پلاتى ہو اور وہ رضاعت كى اجرت كا مطالبہ كرے تو خاوند پر اس كى ادائيگى واجب ہوگى، انہوں نے درج ذيل فرمان بارى تعالى سے استدلال كيا ہے:

اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائے تو تم انہيں ان كى اجرت دے دو الطلاق (6).

مزيد تفصيل كے ليے آپ المغنى ابن قدامہ (11 / 431) كا بھى مطالعہ ضرور كريں.

ليكن اس ميں صحيح بات يہى ہے كہ اگر بيوى اپنے خاوند كے نكاح ميں ہے تو پھر اس كے ليے بچوں كى رضاعت كا مالى معاوضہ طلب كرنا جائز نہيں، كيونكہ يہ تو اس پر واجب ہے، اس صورت ميں صرف اسے نان و نفقہ حاصل ہوگا كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور مائيں اپنى اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائيں، جو رضاعت پورا كرنا چاہتا ہے، اور بچے كے والد پر ان عورتوں كا نان و نفقہ اور لباس معروف طريقہ كے مطابق ہے البقرۃ (233).

ليكن اگر عورت خاوند كے نكاح ميں نہيں بلكہ مطلقہ ہے تو پھر وہ اپنے خاوند كى اولاد كو دودھ پلانے كى اجرت كا مطالبہ كر سكتى ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى اجرت دے دو، اور آپس ميں ايك دوسرے پر نيكى كرو الطلاق (6).

تو يہ آيت مطلقہ عورت كے بارہ ميں ہے، اور اس سے پہلى اوپر بيان كردہ آيت بيوى كے متعلق ہے.

امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ كا مذہب يہى ہے، اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے بھى اسے ہى اختيار كيا ہے، اور معاصر علماء ميں سے شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے بھى اسے راجح قرار ديا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ماں پر بچے کی رضاعت واجب ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خاوند کے ساتھ نکاح میں ہو، ابن ابولیلی وغیرہ سلف کا یہی قول ہے، اور وہ اس میں نان و نفقہ اور لباس کے علاوہ زیادہ اجرت کی مستحق نہیں ہوگی، قاضی کا اختیار یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے.

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس تك دودھ پلائیں، یہ اس کے لیے ہے جو مدت رضاعت پوری کرنا چاہے، اور بچے کے والد پر ان عورتوں کا نان و نفقہ اور ان کا لباس معروف طریقہ کے مطابق ہے البقرۃ (233).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے لیے معروف طریقہ کے مطابق نان و نفقہ اور لباس کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا، اور یہ بھی زوجیت کی بنا پر واجب ہے، یا پھر دودھ پلانے والی کے لیے کوئی خاص زیادہ کی تجدید ہو جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے حاملہ عورت کے متعلق ارشاد فرمایا:

اور اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تك ان پر خرچ کرو الطلاق (6).

چنانچہ بچے کا نفقہ بھی ماں کے نفقہ میں داخل ہوگیا؛ کیونکہ حمل کی حالت میں بچہ ماں کی خوراك سے ہی خوراك حاصل کرتا ہے، اور اسی طرح دودھ پینے والا بچہ بھی ماں کی خوراك سے ہی دودھ حاصل کرتا ہے، تو یہاں نفقہ دو چیزوں کی بنا پر واجب ہوگا حتی کہ اگر ایك کے ساقط ہونے واجب نہ بھی ہو تو دوسری چیز سے واجب ہو جائیگا.

مثلا اگر عورت بددماغی کرے اور اطاعت نہ کرے اور دودھ پلا رہی ہو تو اسے رضاعت کی بنا پر نان و نفقہ دیا جائیگا زوجیت کی بنا پر نہیں، اور اگر وہ طلاق بائن حاصل کر چکی ہو اور بچے کو دودھ پلائے تو بلاشك و شبہ وہ اس کی اجرت کی حقدار ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے لیے دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو الطلاق (6). انتہی

دیکھیں: الاختیارات (412 - 413).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مؤلف کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا ہے وہ اس کی اجرت و مزدوری ادا کریگا چاہے بچے کی ماں اس کے ساتھ ہو یا پھر وہ خاوند سے علیحدہ و بائن ہو چکی ہو، اگر ماں اپنے خاوند سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت طلب کرتی ہے چاہے وہ خاوند کے نکاح میں بھی ہو تو اجرت ادا کریگا.

مؤلف كے درج ذيل قول سے ہم يہى اخذ كريں گے:

" اور باپ كے ذمہ ہے كہ وہ بچے كى رضاعت كا انتظام كرے "

يہاں مؤلف رحمہ اللہ نے مقيد نہيں كيا كہ بچے كى ماں بائن ہو تو پھر رضاعت كا انتظام كيا جائيگا، اس كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى كا عموم ہے:

اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى اجرت دے دو الطلاق (6).

مشہور نے جو قول اختيار كيا ہے امام احمد كا مشہور مسلك بھى يہى ہے كہ ماں كو اجرت حاصل كرنے كا حق حاصل ہے.

اور شيخ الاسلام رحمہ اللہ كا اختيار يہ ہے كہ:

" اگر بيوى اپنے خاوند كے نكاح ميں ہو تو اسے نفقہ كا ہى حق حاصل ہے، وہ اجرت و مزدوى طلب نہيں كر سكتى، اور شيخ نے جو كہا ہے وہ زيادہ صحيح و حق ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے ليے دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى مزدورى ادا كر دو الطلاق (6).

يہ مطلقہ عورت كے متعلق ہے، كيونكہ مطلقہ عورت خاوند كے ساتھ نہيں ہوتى، ليكن جو عورت خاوند كے ساتھ ہو اس كے بارہ ميں اللہ تعالى كا فرمان اس طرح ہے:

اور مائيں اپنى اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائيں جو مدت رضاعت پورى كرنا چاہتا ہے، اور جس كا بچہ ہے اس كے ذمہ ان عورتوں كا نان و نفقہ اور لباس معروف طريقہ كے مطابق ہے البقرۃ (233).

اگر آپ يہ كہيں كہ: اگر وہ بيوى ہے تو زوجيت كى بنا پر خاوند پر اس كانان و نفقہ اور لباس واجب ہوگا، چاہے دودھ پلائے يا نہ پلائے ؟

ہم كہيں گے كہ اس پر نان و نفقہ كے دو سبب ہونے ميں كوئى مانع نہيں، اس ليے اگر ايك سبب نہ ہو تود وسرے سبب كى بنا پر اسے نان و نفقہ و لباس حاصل ہوگا، لہذا اگر اس حالت ميں بيوى نافرمان ہو ت واسے زوجيت كى بنا پر نان و نفقہ حاصل نہيں ہوگا، بلكہ رضاعت كى وجہ سے نان و نفقہ حاصل ضرور ہوگا.

يہ تو معلوم ہے كہ اگر آپ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور سے لے كر آج تك لوگوں كے حالت كو بغور ديكھيں تو آپ كو كوئى ايسى عورت نظر ہى نہيں آئيگى جو اپنے بچے كو دودھ پلانے كى اجرت مانگتى ہو، اور قول بھى يہى

صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 515 ـ 516).

واللہ اعلم .